صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 19 نومبر 2014ء بمطابق 25 محرم الحرام 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍO اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ اَحَدٌO یَقُوۡلُ اَہۡلَکۡتُ مَالًا لُّبَدًاO اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَہٗۤ اَحَدٌO اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ عَیۡنَیۡنِO وَلِسَانًا وَّشَفَتَیۡنِ۔

(ترجمہ): کہ ہم نے انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے۔ کیا وہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کیا۔ کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں۔ بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟۔ اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے)۔ وآخِرُالدَّعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جناب مفتی سید جانان صاحب، کوئسچن نمبر 1877۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں یہ ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ایک دومنٹ میں آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! ابھی میں اسمبلی آرہا تھا تو باہر گیٹ پہ ٹیکنکل کالج والے سارے صوبے کے اساتذہ احتجاج کر رہے ہیں سر! اور اسمبلی کے گیٹ پہ آئے ہوئے ہیں، یقیناً سر! ان کو جو مشکلات ہیں، جو تکالیف ہیں، تو یہ اسمبلی میں تو اندر نہیں آسکتے لیکن باہر جو احتجاج کر رہے ہیں اور اسمبلی میں یہاں پہ جو ایم پی ایز صاحبان اور منسٹرز صاحبان بیٹھے ہیں، کم از کم ان کے ساتھ رابطہ کیا جائے تاکہ ان کے جو بھی مسائل ہیں، جو بھی تکالیف ہیں، ان کو سنا جائے۔

جناب سپیکر: ان کا Delegation آیا ہوا ہے اور منسٹر ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔

Mr. Munawar Khan Advocate: Right Sir, thank you, Sir.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، 1877۔

* 1877 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر امداد و بحالی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2008 سے تاحال مختلف آسامیوں پر بھرتی کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں قوانین کے مطابق کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008 سے سال 2013 تک تمام بھرتی شدہ افراد کے کاغذات، ڈومیسائل، ٹیسٹ و انٹرویو اور اخباری اشتہارات کی کاپیاں سالانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) محکمہ ریلیف میں تمام تر عملہ بذریعہ تبادلہ محکمہ عملہ و انتظامیہ فراہم کرتا ہے البتہ محکمہ ہذا ذیلی اداروں جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل ایمرجنسی ریسکیو سروس ریسکیو 1122 اور سول ڈیفنس ڈائریکٹوریٹ کے مختلف اضلاع میں بھرتیاں کی گئیں۔ سال 2010 اور 2011 میں محکمہ

ریلیف کے ذیلی ادارے ڈائریکٹوریٹ جنرل ایمرجنسی ریسکیو سروس ریسکیو 1122 میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں عمل میں لائی گئیں۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ جنرل ایمرجنسی ریسکیو سروس ریسکیو 1122 میں سال 2008 اور 2011 کے دوران بھرتیاں پراجیکٹ پالیسی کے تحت کی گئیں جبکہ سول ڈیفنس ڈائریکٹوریٹ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں حکومت خیبر پختونخوا سول سرونٹس ایکٹ 1973 کے تحت کی گئیں۔

(ج) بھرتی شدہ افراد کی معلومات بمعہ نام، پتہ، گریڈ، اخبارات کے تراشے اور آسامی کی معلومات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دې سوال کښې چې ما کوم څیزونه غوښتې دی او زه خو به اول ډیر افسوس سره دا خبره وکړم چې دیکښې تقریباً ایک، دو، تین او چار چې دا کوم ورق دی، دا جناب سپیکر صاحب! دا سې دی چې دا کوم سرورق دی، بالکل هم نه پړهاویږی ګنې ما ډیر کوشش وکړو چې دا زه پړهاؤ کړم خو ستاسو مخکښې پراته دی او که ستاسو وربانديې ذهن کهلاویږی نو تاسو ما ته یو دوه دغه وکړئ نو زه به بیا د دې سوال نه مطمئن شم۔ او بل جناب سپیکر صاحب، دیکښې ما دا غوښتې دی چې د دوئ چې کوم بهرتی شده افراد دی، د دوئ مکمل کاغذات، صرف ټیسټ او انټرویو کاغذات شته، نه اخباری بیانونه شته، هیڅ څه شے نشته، ما د دې نه مخکښې دا سوال هم دغه اسمبلئ کښې راوړے وو، دا به مو ګزارش وی درته، دا یوه ډیره اهمه مسئله ده، د دغې مخ نیوے نه کیږی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب چې کومه خبره وکړه، بالکل د دې کوالټی چې ده نو ډیره Low ده او پکار ده چې د دې داسې وی چې کم از کم دا Readable وی۔

مفتی سید جانان: دا د جی کمیټئ ته لاړ شی، مخکښې یو ځلې راغلے وو، ډیره خرچه وربانديې کیږی، کمیټئ ته د لاړ شی او مونږ ته د اصل کاپیانې راکړی، هلته به کښینو۔

جناب سپیکر: کنسرنڈ منسٹر۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔ لودھی صاحب، لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ تو Concerned Minister نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: On behalf ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں یہ بات کرتا ہوں، بعض میرے بھائیوں کو پسند نہیں آتی، میں اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہوں۔ میں بھائیوں سے ریکویسٹ کر رہا تھا، کئی دفعہ کی ہے کہ دیکھیں ہم لوگوں کے نمائندے ہیں، ہمارا صوبہ کس حال میں ہے، کتنی ہر طرح کی پریشانی ہے، پھر ہم یہ ایک سوال دیتے ہیں۔ اس میں 1122 کے متعلق پوچھا گیا ہے، میرے آنریبل ہیں، سب سے زیادہ میں ان کی عزت کرتا ہوں اس اسمبلی میں، کوئی میرا بھائی وہ دفتر میں جاکے پوچھ سکتا تھا 'کنسرنڈ' سے، اس کو اس کا جواب مل جاتا۔ یہ 100 کاپیاں بنی ہیں اور 250 کاپیاں بنائی گئی ہیں، یہ اس پر کم از کم دو لاکھ کو خرچہ پہنچ گیا ہے اور پھر یہ پڑھی بھی نہیں جا رہیں اور اس کو کوئی پڑھ بھی نہیں سکتا، یہ اتنا بڑا کام ہے، اس کو کون دیکھے گا کہ یہ ایک سوال کا جواب ہے؟ تو میری ریکویسٹ ہے، ذرا یہ پہلے سے ہم نے کیا تھا کہ ایک اس منسٹر کو دے دیں، اگر ضروری ہے، ایک کاپی اس کی بن جائے جو موؤر ہے، تو باقی جس کو چاہیئے، وہ ہم سے مانگیں گے تو یہ اتنا بڑا خرچہ بھی اٹھتا ہے، محکمے کا کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پہ بات ہوئی تھی کہ جو 'کنسرنڈ' منسٹر اور جو دو تین Related لوگ ہیں، ان کو حوالے کیا جائے۔

وزیر خوراک: اس کے بعد جس کا شوق ہے، وہ کاپی اپنے لئے لے لیں، تو یہ کہتے ہیں پراپرٹی ہے یہ، پراپرٹی تو ہم سب صوبہ ایک دوسرے کی پراپرٹی ہیں، اس میں ہم کیا کریں گے کہ اتنے زیادہ اخراجات ہم کرتے ہیں اور اس کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا؟ سر! میری یہ ریکویسٹ ہو گی بھائیوں سے، اگر اس پر یہ دیکھ لیں، کوئی زیادہ ایسی پریشانی والی بات نہ ہو تو وہ موؤر کو مل جائے اور منسٹر کو مل جائے، یہ دو چار کاپیاں، یہ 250 کاپیاں بنی ہیں اور یہ دو لاکھ، اس کو پڑھا بھی نہیں جاتا اور اس کی سمجھ بھی کوئی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: اچھا جی، یہ جواب دیں، جواب۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زہ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زه دا گزارش کوم جناب سپیکر صاحب! ملګری د ډیره پرهیزګاری نه اختیاروی، د پرهیزګارئ ځایونه شته، هر چا ته د خپلې پرهیزګارئ ځایونه معلوم دی۔ اسمبلی د رولز لاندې چلیږی، دا شین کتاب دے، مونږ ټول د دغې ماتحت چلیږو۔ که دغه رولز کښې دا لیکلی وی چې مفتی صاحب بې ځایه خرچه کوی د دغې تاوان زه لنډوم خو د دې نه ماسوا، د دې دوه سوه کاپیانو نه ماسوا ډیرې خرچې کیږی، دا زما حق دے، دا د دغه ټولو ممبرانو حق دے (تالیاں) چې څوک مونږ ته دا حق نه راکوی، هغه به زمونږ مخکښې دیوال وی، مونږ به د هغه مذمت کوؤ، هغه ته به مونږ بد وایو، هغه ته به مونږ په بد نظر باندې ګورو۔ د اسمبلئ نورې ډیرې خرچې کیږی او که اسمبلی نورې خرچې نه کوی، منسټران ئے نه کوی، تاسو ئے نه کوئ، سیکرټریټ ئے نه کوی، بیا زما سوالونو باندې که کومه خرچه کیږی، دا به زه بیا خپله برداشت کوم۔ جناب سپیکر صاحب! د بزرګئ، د تقویٰ مونږ ته نور ډیر ځایونه معلوم دی، پکار ده چې مونږ هلته تقویٰ ګانې وکړو، دا زما حق دے، دا دغې ګیلرئ کښې چې کوم ممبران ناست دی، دا د دغه ټولو حق دے، مونږ خپل حق غواړو، دا به ما ته راکوی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! زما په خیال باندې، په دې باندې۔۔۔۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں ایک بات واضح کردوں۔

جناب سپیکر: قلندر صاحب! میں ایک بات کرتا ہوں جی، آپ بیٹھیں، میں جواب دیتا ہوں، جی جی۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! میری نیت میں کوئی شک نہیں ہے، میرا ایمان ہے، میں ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، میں نے ان کو پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا، میں نے کہا ہے ان کو مل جائے، باقی ہم 124 کو نہ ملیں، میں نے یہ کہا جس کو ضرورت ہو وہ بھی لے لیں، قطعاً میں نے یہ نہیں کہا، نہ ان کی کوئی بات کرتا ہوں، وہ کہہ رہے ہیں، میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میں بڑا تقویٰ دار ہوں، بڑا اس طرح سے ہوں، میں ان سے اچھا نہیں ہوں، وہ مجھ سے اچھے مسلمان ہیں، یہ میں کہتا ہوں کہ ہم نے، ہم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے مطابق پوچھا جائے گا، ہمیں یہ نہیں دیکھنا کہ کون کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اس کے۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: کس نے کیا خرچہ کیا ہے، کوئی کتنا صوبے کو خراب کر رہا ہے، میں کتنا بچا سکتا ہوں؟ مجھے وہ کرنا ہے، ہر ایک نے اپنا جواب دینا ہے، صاحب۔

جناب سپیکر: اس پہ ایک ڈسکشن ہوئی تھی جی، منور خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا گزشتہ ایک اجلاس میں کہ اتنی بڑی اگر چیز ہو، واقعی یہ بہت زیادہ ہو جاتا ہے، تو جو 'کنسرنڈ' ممبر کو نُسچن کرتا ہے اور جو منسٹر ہے، دو تین چار کاپیاں ہوں تا کہ اس کے اوپر خرچہ زیادہ نہ آئے، تو میرے خیال میں ایک انڈرسٹینڈنگ اس کے اوپر بنی تھی اور اس کو ہم نے اس طرح کرنا ہے جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم کنه چې دا څومره هم مونږ پرهیزګارئ کوؤ کنه، دومره هم زیاتې دا خرچې راځی، سبا به سټینډنګ کمیټۍ کښې یوه خبره ناسته وی، بیا به مونږ وایو چې دا دوه کاغذونه ولې خرچ کیږی، په دوه مخو ئے لیکل کوئ، بیا به مونږ وایو چې دلته نه ولې خراب شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: دا جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یو عرض وکړم جی، یو عرض وکړم جی، لږ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: لږ، لږ که ګزاره وکړئ، ګوره زه۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا سپیکر صاحب! دا زمونږ حق دے، زه خپل حق غواړم، که پرهیزګارئ کوؤ بیا به راځئ بیا به ټول پرهیزګارئ وکړو، نورې هم پرهیزګارئ شته کنه، صرف په هم دغې کاغذونو فوټوسټیټ کولو کښې پرهیزګاری ده؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! دلته کښې خو حقیقت دا دے چې دا په هغه مخکښې، اس سے پہلے جو اسمبلی تھی سر! اس میں ایجوکیشن کے سیکرٹری کے پاس میں بیٹھا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ میرے اس فوٹو سٹیٹ پہ تقریباً تین لاکھ روپے لگیں گے، تو میں نے جب ادھر سے اس وقت کے جو سپیکر صاحب تھے، سپیکر صاحب کے نالج میں میں نے یہ بات لائی کہ سپیکر صاحب! یہ تین لاکھ روپے اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والوں کے پاس تھے بھی نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ یار! میں کیا کروں، تین لاکھ کی فوٹو سٹیٹ میں نکالوں گا اور یقیناً سر! میں معذرت کے ساتھ، مفتی جانان سے میں معذرت کرتا ہوں کہ میرے پاس بھی یہ بنڈل پڑا ہوا ہے، میں اس کو کیوں Touch کروں اور مجھے ضرورت ہی نہیں پڑتی کہ میں اس کو Touch کروں اور سارے ممبران اس طرح ہیں کہ یہ کوئی بھی نہیں پڑھتا سر، تو میں مفتی جانان صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جن جن لوگوں کی ضرورت ہے، جنہوں نے یہ کوسچن کیا ہوا ہے، انہی کے پاس اگر یہ بنڈل چلا جائے تو پھر ٹھیک ہے، پھر کوئی بات نہیں ہے لیکن اگر ساروں کے پاس جائے تو میرے خیال میں یہ زیادتی ہے اور یہ فنڈ کا ضیاع ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ اچھا جی، یہ جو کوسچن ہے، کون Respond کرے گا اس کو، کون Respond کرے گا اس کو؟

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! زه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی جی، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ دا سې د ه سپیکر صاحب! چې لکه څنګه چې مفتی صاحب اووئیل، د خرچو د کمولو د هغې نورې هم ذریعې ډیرې دی جی، اوس په کاغذ باندې خو دا خو یو روپئ فوټوسټیټ راځی جی، راځئ ټول ایمان تیر کړئ چې نه به د دې حکومت تنخواه ګانې اخلو، نه به د دې حکومت کورونه استعمالوؤ، نه به د دې حکومت ټی اے/ ډی اے اخلو، نه به د دې حکومت سرکاری ګاډے استعمالوؤ، راځئ ایمان تیر کړئ، زمونږ پرې عمل دے۔

جناب سپیکر: دا یو منٹ جی، یہ ڈسکشن کوئی Irrelevant کی طرف چلی جاتی ہے، بس جواب کیلئے میں، اگر نہیں ہو تو میں کمیٹی میں بھیجتا ہوں جی، یہ اگر کوئی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! اس کا آسان سا حل یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں سر! تاکہ ایوان کا وقت اس پر ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں کیونکہ ابھی کوئی Respond اس پہ نہیں آیا تو میں،

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 1919.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر! میں ذرا ایک بات کہوں؟

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، بس وہ تو چلا گیا۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: 1919۔

* 1919 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ہنگو میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز موجود ہیں جو کافی عرصہ سے بند پڑے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سنٹرز کتنے عرصے سے بند پڑے ہیں، محکمہ ان کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) مذکورہ سنٹرز میں عملے کی تفصیل بمعہ تنخواہ فراہم کی جائے؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی ہاں، ضلع ہنگو میں تین ووکیشنل سنٹرز ہیں جن میں دو ریگولر بجٹ سے جو کہ مکمل فعال ہیں اور ایک سالانہ ترقیاتی بجٹ سے قائم کیا گیا ہے جو مکمل طور پر فعال نہیں ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر بمقام گرلز ہائی سکول نمبر 2 ضلع ہنگو۔

2۔ووکیشنل ٹریننگ سنٹر بمقام جوزارہ۔

3۔ووکیشنل ٹریننگ سنٹر بمقام سنگھڑہ(ADP funded)

(ب) (i) ووکیشنل ٹریننگ سنٹر بمقام سنگھڑہ کو اے ڈی پی 12-2011 کے تحت منظور کیا گیا جو کہ مکمل فعال نہیں ہے، فعال نہ ہونے کی وجہ ضروری سامان مثلاً سلائی مشینوں، فرنیچر اور دوسری اشیاء کی خریداری کا نہ ہونا ہے۔ سامان کی خریداری کیلئے ٹھیکہ میسرز نور محمد ٹھیکیدار کو دیا گیا تاہم سامان کو معینہ مدت میں مہیانہ کرنے کی وجہ سے اس کا ٹھیکہ منسوخ کیا گیا۔ ٹھیکیدار نے محکمہ کے خلاف عدالت سے رجوع کیا اور عدالت نے خریداری پر پابندی لگادی جو کہ تاحال جاری ہے۔

(ii) مذکورہ سنٹر میں درج ذیل تین آسامیاں ہیں:

1۔ووکیشنل ٹیچر	-/Rs. 10000 ماہوار تنخواہ
2۔آیا	-/Rs. 7000 ماہوار تنخواہ
3۔چوکیدار	-/Rs. 7000 ماہوار تنخواہ

مفتی سید جانان: دا ملگرو ته ډیر زیات تکلیف دے ، زما د سوالونو نه او زه به آئنده ته ان شاء الله دا سې سوالونه نه راؤړم چې دا ملګری وربانديې خاصکر لودهی صاحب ته او منور خان صاحب ته، دغو ته زما په خیال ډیر دغه دے خو جناب سپیکر صاحب! الله مونږ باندې حاضر حضور دے چې دا صرف مونږ په دې نیت باندې کوؤ چې څوک تنګ کړو، چا ته اذیت اورسیږی خو په دې بنیاد باندې کوؤ چې دا محکمو کښې به څنګه بهتری راځی؟ جناب سپیکر صاحب، دا سوال دے ، اسانه خبره ده دلته ما ته اخر کښې لیکی چې دې ځائې کښې دې سنټر کښې دوه پوستونه دی، ووکیشنل ټیچرز دی، د دوئ دس هزار تنخواه ده، آیا ده، د هغې سات هزار تنخواه ده او دا درې څلور کالو نه بند دی، په څه شی بند دی؟ خبره عجیبه خبره ده۔ دیکښې مشینونه نشته، دیکښې څیزونه نشته، په دې باندې بند دی او دا کسان تنخواه اخلی او د دوئ تنخواه، اتهاره لاکه سوله هزار تنخواه، اوسه پورې آتھ لاکھ سوله هزار روپئ تنخواه دغه خلقو ویستې ده۔ آیا دغه مشینونه دغه پیسو کښې نه راتلل، که اوس مونږ دغې اسمبلئ ته دا خبرې نه راؤړو، په دې به څوک عمل کوی؟ دا بیا مطلب، دا څلور کاله پرته ده، دا به

څلور کاله به دا شے نور هم پروت وی۔ جناب سپیکر صاحب، زما به دا ګزارش وی، کمیټئی ته د لاړ شی چې دا سنټر بند دے، بیا دا تنخواګانې ولې دغه خلقو ته ملاؤ دی او د دغې سنټر د نه چالو کولو څه وجه ده؟

جناب سپیکر: میڈم مہرتاج روغانی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: تهینک یو مسټر سپیکر او زه د مفتی جانان صاحب هم ډیره شکریه ادا کوم چې دومره Important Question تاسو وکړو او ډیرښه مو وکړل چې زه لږ وضاحت وکړم۔ Actually دا خبره ټهیک ده چې ووکیشنل سنټرز درې دی، په دیکښې دوه بالکل فعال دی، هغه دوه کار کوی، هغه په دغه کښې دی، یو ووکیشنل سنټر په ضلع هنګو کښې بمقام ګرلز سکول دے او نمبر دو ووکیشنل ټریننګ سنټر بمقام جوزاره، The one which is in Training Center Sanghra، Actually دا د ADP funded دغه وو، And what happened او په دې خوشحاله یم چې دا سوال وشوځکه چې ما نه ډیر په اسمبلئ کښې ممبران، ایم پی اے ګان خفه دی Including Speaker Sahib چې وهیل چیئرز ولې رانغلل، د هغې Reason په دې جواب کښې دے چې دلته کښې یو زمونږ دغه وو، فعال نہ ہونے کی وجہ ضروری سامان مثلاً سلائی مشینوں، فرنیچر اور اس کی نہ ہونے کی، Like these things were not available، ولې نه وو Available؟ دا کنټریکټر نور محمد چې دے هغه مونږ دومره تنګ کړی وو درې کاله چې مونږ به ایډورټائزمنټ ورکړو، هغه به عدالت ته لاړو، چې مونږ به ایډورټائزمنټ ورکړو، هغه به عدالت ته تلو، په هغه Reasons زمونږ وهیل چیئرز هم لیټ شو نو د هغې په وجه، نو دا یو سنټر چې دے دا That is because of that, the rest of the two are working۔ دریم نمبر خبره دا ده چې اوس د دې خبرې دا وشی چې بیا Reevaluation وشی، لکه 30th June پورې، 2014 پورې It was supposed to be closed، بندیدل پکار دی، هغه به اوس Reevaluation وشی، نو آیا که Reevaluation نه پس Whether we are going to restart، د خوشخبرئ خبره درته وکړم چې For the first time درې کاله پس شکر الحمدللہ عدالت زمونږ په حق کښې فیصله وکړه، خدائے د وکړی چې دا سږے

اوس اپیل ته لاړ نشی، نو دا دوه سنټرې مفتی جانان صاحب! کار کوی، With the permission of the Chair زه تاسو ته، او دا یو چې دے Reevaluation به وشی او که دا فعال نه وی نو دا به لاړ شی، Regarding د دې چوکیدار، د چوکیدار پوسټ خالی دے، د چوکیدار پوسټ خالی دے Because اپوئنټ شوے وو خو Later on he didn't come and his job was terminated. At the moment no Chowkidar is working there.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: ډاکټر صاحبې ډیرې ښې خبرې وکړې، ان شاء اللہ زه دا امید لرم چې دا کوم بند سنټر دے، دا به کهلاوی، زه مطمئن یم جناب سپیکر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! جب بھی میری ڈاکٹر صاحبہ سے اسمبلی میں ملاقات ہوتی ہے تو میں ان سے یہی پوچھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ! یہ ویل چیئرز کب آئیں گی، تقریباً ایک سال سے میں ڈاکٹر صاحبہ کے پیچھے پڑا ہوں لیکن ابھی تک انہوں نے یہی عدالت کا مسئلہ اٹھایا ہے سر، اب میں ڈاکٹر صاحبہ سے سر! یہ وضاحت کرانا چاہتا ہوں اور اسمبلی فلور پر ہمیں یہ بتادیں کہ یہ ویل چیئرز اور یہ سلائی مشینیں کب تک لوگوں کو دی جائیں گی؟ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مہر تاج روغانی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: Thank you very much, Munawar Sahib. As I said, the case has been vacated، عدالت دا کیس دغه کړے دے، What do you call it خالی کړے یا Has been vacated. Now I hope and pray چې He shouldn't go to the appeal بلکه مونږ اوس دغه شروع کړے دے، بلکه سی ایم صاحب ته ما وئیلی دی چې ما له د دې دوه کروړو ډائریکټ دغه راکړئ، د حکومت څه عجیبه کارونه دی، په ما ئے سر وګرځولو، په ما ئے سر په دې وګرځولو چې اوس دا دے وائی دا به تاسو ټینډرې

کوئ، ټینډرې به د رې راځی، په ټینډرو کښې چې د کم قیمت وی هغه به اخلئ، په دې قیصو خو زه نه پوهیږم. ما سره دوه کروړه روپئ دی، ما له د اجازت راکړی، ګورئ Pak-Danish نه خلق سامان اخلی کنه، Pak-Danish یو دغه دے، نو زه وایم چې حکومت د دغه دغه وکړی او مونږ حکومت یو خو تهرو سپیکر زه دلته په اسمبلی فلور وئیل غواړم چې مونږ له د اجازت راکړی چې مونږ ویل چیئرز ډائریکټ واخلو۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم نے بالکل، میڈم نے ایک ریکویسٹ کی ہے، یہ جو آپ لوگوں کے Concerns تھے، میرے خود بھی یہ Concerns ہیں اور میں نے میڈم سے پوچھا تھا، تو میڈم نے Explain بھی کیا کہ چونکہ کیس کورٹ میں تھا تو اس وجہ سے یہ ساری چیز ہے اور یہ کہتی ہے کہ میں دعا کرتی ہوں کہ وہ اس کے اوپر سپریم میں نہ جائیں، ابھی ریلیف ملا ہے اور ابھی اس کو پراسیس کیا ہے۔ ٹھیک ہے، میڈم! اس طرح ہے نا؟ جی جی، میڈم، میڈم!

<u>معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں</u>: Yeah, thank you. With the permission of the Speaker زه دا کلیئر کول غواړم چې مونږ اوس کوشش کوؤ، مونږ Paraplegic Center ته لاړو Because هغه سیمی اټانومس اداره ده، نو Paraplegic center ته زه وایم چې که تاسو، که ګورنمنټ ته Objection نه وی چې ډائریکټ زه ویل چیئرز واخلم ځکه وایم چې دا ویل چیئرز ورکړم او زما دا ځان خلاص شی۔ I am so fed up honestly with the wheelchairs.
Thank you.

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, okay. Next, Question No. 1995, Mufti Fazal Ghafoor, Mufti Fazal Ghafoor.

<u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کوم یو دے ؟

<u>جناب محمود احمد خان</u>: نه، 1993، نلوټها والا دے اول جی، 93 سر، دا د نلوټها والا دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: 93، چلو کدھر ہے؟ 93، جی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 1993 _ <u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمین کو میرٹ لسٹ کے مطابق گھروں کی الاٹمنٹ کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو ماہ سے محکمہ نے ہر قسم کی الاٹمنٹ پر پابندی لگا رکھی ہے؛

(ج) اگر ا(الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت کب تک مذکورہ پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) مذکورہ گھروں کی الاٹمنٹ کی نئی ویٹنگ لسٹ کی کاپی اور سیکرٹریٹ اور ذیلی اداروں کے ان ملازمین جنہوں نے بہتر رہائش کیلئے درخواستیں دے رکھی ہیں، کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) جواب ندارد۔

(ii) الاٹمنٹ کی نئی ویٹنگ لسٹ تکمیل کے مراحل میں ہے جونہی مکمل ہو گی ایک کاپی مہیا کی جائے گی، تاہم بہتر رہائش کیلئے دی گئی درخواستوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سمجھا تھا شاید آپ مجھ سے خفا ہیں، 93 آپ نے چھوڑ دیا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ کوئسچن کیا ہے محکمہ انتظامیہ سے کہ "ملازمین کیلئے جو گھروں کی الاٹمنٹ کے حوالے سے اور مذکورہ گھروں کی الاٹمنٹ کی نئی ویٹنگ لسٹ کی کاپی اور سیکرٹریٹ اور ذیلی اداروں کے ان ملازمین جنہوں نے بہتر رہائش کیلئے درخواستیں دے رکھی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟" تو مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ ابھی تک نئی ویٹنگ لسٹ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ جناب سپیکر، جب سے یہ محکمہ بنا ہے، آج تک یہ ویٹنگ لسٹ جو ہے، یہ تکمیل کے مراحل سے ہی گزر رہی ہے تو کب تک یہ مکمل کی جائی گی؟ اور پھر یہ ملازمین سخت پریشانی کا شکار ہیں اور اس کے علاوہ جو بہتر رہائشوں کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ اس کے اوپر بھی ہم نے درخواستیں جو ہیں، وہ لے لی ہیں لیکن پانچ فیصد ملازمین کی تنخواہ سے کٹوتی ہوتی ہے لیکن ان کو اسی طریقے سے لٹکایا جاتا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرا یہ کوئسچن جو ہے، یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور یا ایوان سے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کی نگرانی کرے اور فی الفور ملازمین کی اس پریشانی کو دور کیا جائے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! اس میں

جو جواب دیا گیا ہے، اس میں سول سیکرٹریٹ کا ذکر تو کیا گیا ہے لیکن اس جواب میں بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کو اسمبلی سیکرٹریٹ نہیں لکھا گیا ہے، اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ذیلی ادارے کے طور پر بتایا گیا ہے جبکہ آپ نے واضح رولنگ دی تھی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ایک خود مختار ادارہ ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی میرا وہ کوئسچن ریفر ہوا تھا تو اس میں بھی یہ واضح متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو آزاد ادارے کے طور پر لکھا جائے، ذیلی ادارے کے طور پر نہ لکھا جائے۔

جناب سپیکر: بالکل۔ جناب امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سردار صاحب نے کوئسچن کیا ہے جی، جس کی تفصیل، تفصیلاً باقاعدہ جواب، یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمین کو میرٹ لسٹ کے مطابق گھروں کی الاٹمنٹ کرتا ہے جو کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو تسلیم کیا ہے کہ بالکل میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ پھر Next ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دو ماہ سے محکمہ نے ہر قسم کی الاٹمنٹ پر پابندی لگا رکھی ہے؟ تو ہمارے ساتھ یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی اس طرح کی پابندی کا مسئلہ نہیں ہے کہ یہاں پر پابندی ہو، تو اسلئے ڈیپارٹمنٹ نے جی نہیں کہا ہے کہ نہیں ہے پابندی۔ اب رہا تھرڈ کوئسچن، تو وہ بالکل Relevant ہے، اس کیلئے میں اورنگزیب صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کے اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو بالکل میں اس کے ساتھ مل بیٹھ کر جس طرح طریقہ یہ سب مناسب سمجھتے ہیں اور جو ٹائم پیریڈ یہ سمجھتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر ان شاءاللہ تسلی کرا لیں گے اور کوشش ہماری ہو گی کہ جلد از جلد اس کو، انہوں نے یہی لکھا ہوا ہے کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے تو کوشش کریں گے کہ جلد از جلد یہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے اور ان کی تسلی ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! لاء منسٹر صاحب نے میرے سوال کے پہلے جز کی خود تشریح کر دی، آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمین کو میرٹ لسٹ کے مطابق گھروں کی الاٹمنٹ کرتا ہے؟، تو جواب دیا گیا ہے کہ "جی ہاں"، بالکل جناب سپیکر صاحب! میں بڑی معذرت کے ساتھ لاء منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ بالکل میرٹ کے مطابق یہ الاٹمنٹ نہیں ہوتی، یہ سیاسی بنیادوں کے اوپر جناب سپیکر

صاحب! ہوتی ہے اور اگر آپ چاہیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ 90%، دس فیصد میرٹ کے اوپر یہ الاٹمنٹ ہوتی ہے، اس کے علاوہ ساری الاٹمنٹ سیاسی بنیادوں کے اوپر ہوتی ہے یا جو سرکاری ملازمین عدالتوں میں چلے جاتے ہیں، وہاں سے انہیں الاٹمنٹ ہوتی ہے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا جی، اس کو آسان بنانے کیلئے آپ سپیکر صاحب! کتنی دفعہ آپ کہتے ہیں کہ منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں اور بیٹھ کے مسئلہ حل کر لیں، میرے تین چار کوئسچنز کے حوالے سے آپ نے رولنگ دی ہے لیکن کبھی منسٹر نے گوارا نہیں کیا بیٹھنے کا نہ بات کرنے کا، تو یہ جس طرح ابھی لودھی صاحب فرمارہے تھے، قلندر خان لودھی صاحب کہ کتنا پیسہ کوئسچن کے اوپر خرچ ہوتا ہے اور خزانے کو نقصان ہوتا ہے تو جب ہم ایک کوئسچن بھیجتے ہیں تو ضرور اس کے اندر کوئی بات ہوتی ہے تو تب ہم کوئی کوئسچن بھیجتے ہیں، ویسے ہم بھی چاہتے ہیں کہ خزانے کے اوپر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ تو میری یہ درخواست ہوگی لاء منسٹر صاحب سے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کے اوپر تحقیقات ہونی چاہیئں اور وہاں پر کوئی کمیٹی بن جائے یا جو بھی طریقہ کار ہو، تو کم از کم اس الاٹمنٹ کو شفاف طریقے سے، بہتری اس میں لائی جاسکتی ہے اگر کوشش کی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، جی جی۔

<u>وزیر قانون</u>: بالکل جی، میرا سردار اورنگزیب صاحب سے اتفاق ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 1994, Mufti Fazal Ghafoor.

* 1994 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر برائے بحالی و آبادی کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ڈی ایم اے (پارسا) کی وساطت سے بونیر PK-79 میں متعدد واٹر سپلائی سکیمز کی بحالی پر کام شروع ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ گزرنے کے باوجود کام کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بروقت فنڈز فراہم کروا کر ان سکیمز کی بحالی جلد از جلد چاہتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) بونیر PK-79 میں شروع کردہ سکیمز میں سے ہر سکیم کا موجودہ پراگریس کیا ہے؛

(ii) ہر سکیم کیلئے کتنا کتنا فنڈ مختص ہے؛

(iii) نیز محکمہ کب تک ان کو مکمل کرے گا؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) ضلع بونیر میں USAID کے تعاون سے 13 واٹر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے جن میں سے پانچ سکیمیں PK-79 میں واقع ہیں۔ لف شدہ تفصیل میں تمام سکیموں کا پراگریس، فنڈز اور سکیم مکمل ہونے کی میعاد کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ دا جی ما سوال کړے دے او د دې سوال جواب چې کوم ما ته ملاؤ دے، زه د دې نه مطمئن نه یم، دا جواب ئے غلط راکړے دے جی۔ ما دوئ نه د پی ډی ایم اے پارسا زیر انتظام چې کوم واټر سپلائی سکیمونه دی، د هغې پراګریس غوښتلے وو، دوئ چې کوم ما ته پراګریس راکړے دے جناب سپیکر! نو دا 9 نمبر سکیم چې کوم دے، دې ته ئے مخامخ لیکلی دی چې "Work resumed" او بیا "0.9 Million may be released" او "Completion date 10-10-2014" نو 10-10-2014 جی د دې Completion date وو او نن دے 19-11-2014۔

جناب محمود احمد خان: جناب والا!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود احمد خان: منسټر جی بهر ولاړ دے، دا څه ګپ دے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! چې د دې اسمبلئ دا حال وی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، دا د شاه فرمان سره Related نه ده، دا د شاه فرمان سره Related question نه دے۔

جناب محمود احمد خان: دا د چا سره دے ؟

جناب سپیکر: جی جی، منور خان صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: پی ډی ایم اے دے۔

جناب سپیکر: پی ډی ایم اے دے ، یہ آپ تھوڑا کو ئسچن کو پڑھ کر، بات اپنی کمپلیٹ کریں پھر وہ Respond کرے گا، یہ آپ کے ساتھ Related نہیں ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: (جناب شاہ فرمان وزیر____ کو اشارہ کرتے ہوئے) آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ کے ساتھ Related نہیں ہے اسلئے-----

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ اپنے کو ئسچن کو تو پورا کریں نا، کو ئسچن بتائیں، کیا کو ئسچن ہے اس کا؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں نا، آپ کو موقع دیتا ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب، دا 9 نمبر سکیم چې دوئ ما ته کوم بنودلے دے چې 10-10-2014 د دې Completion date دے، نن دے جی 19-11-2014، یو میاشت پرېOver شوله، د هغې باوجود جی دا کمپلیټ شوے نه دے، دا دوئ غلط بیانی کړې ده او 10 نمبر چې کوم سکیم دوئ ما ته راکړے دے نو هغه هم اوسه پورې مکمل شوے نه دے او دوئ دا وائی چې دا مکمل دے۔ 12 نمبر سکیم چې کوم دے نو جی دیکښې چې کوم راغلے دے، یو نیم کال وشو په دې باندې هیڅ قسمه څه پراګریس نشته دے او 13 نمبر سکیم چې کوم دے نو په هغې باندې کار رکاؤ دے۔ سپیکر صاحب، زه به دا ګزارش کوم ستاسو نه جی چې دا د ښنکلو د اوبو سکیمونه دی او هغه چې مونږ ورته د بې انصا فئ دور وایو، نو په هغه تیر دور کښې دا سکیمونه زما د دې حلقې د پاره منظور شوی وو، د انصاف په دور کښې خو شاه فرمان صاحب ما شاء الله چې کوم تقسیم کړے دے د واټر سپلائی د سکیمونو، په هغه فارموله باندې چې "اب نہیں تو کب"

نو زما په خیال باندې چې هغه زاړه سکیمونه چې کوم وو جی، هغه زاړه سکیمونه چې کوم وو، چې دا راله زر وکړی۔

جناب سپیکر: اوکے،اوکے۔یہ امتیاز شاہد صاحب، د دې نه پس شاه فرمان صاحب! که ته بیا څه فرمائی نو د دې نه پس به او فرمایئ۔

وزیر قانون: مفتی فضل غفور صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں Already ڈی سی بونیر Personally involve ہیں اور اس نے ایکسیئن پبلک ہیلتھ کو بھی بلایا ہے اور اس کی انتہائی، میرے نالج کے مطابق سرزنش بھی کی گئی ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ یہ انہوں نے، خود ڈیپارٹمنٹ نے تسلیم کیا ہوا ہے کہ یہاں پر کام کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے، تو اسلئے میں تو یہ Suggest کروں گا کہ سیکرٹری ہیلتھ صاحب اس میں باقاعدہ انکوائری مقرر کریں اور اس کے خلاف کارروائی وغیرہ، اس میں جو بھی Involve ہوتا ہے، اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ میں ڈیڑھ سال سے اس کے پیچھے گھوم پھر رہا ہوں، میرے خیال میں یہ واٹر سپلائی سکیمز ہیں، بہت اہم مسئلہ ہے اور جن علاقوں میں یہ واٹر سپلائی سکیمز واقع ہیں، وہاں پر یہ پچھلے رمضان کے مہینے میں لوگ اپنے گھر کے پینے کے پانی کیلئے 1700/1800 کا واٹر ٹینک لاتے تھے۔ تو یہ بہت بڑا اہم ایشو ہے، میرے خیال میں اس کو اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے تو وہاں پر ان کا پرا گریس۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! زما خیال دے۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: تھوڑا سا ہم اس کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر چې دے نو هغه دا اووئیل چې انکوائری په دیکښې آرډر کوو نو زما خیال دے چې Inquiry is sufficient، نو انکوائری ته دغه وکړه، هغوی Already د انکوائرئ آرډر ورکړو نو امید دے ان شاء الله که څه پرابلم وی نو بیا ته راوستے شې۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب، دا دومره وخت پس جی زما، ما دې باندې مخکښې کال آټینشن جمع کړے وو، دا پینځه واټر سپلائی سکیمونه دی او دا چې په کومو علاقو کښې واقع دی، هلته د اوبو ډیر سخت تکلیف دے۔ زما به گزارش تاسو ته دا وی جی چې په دې باندې دا پراسیس لږ Speedy کړو، د هغې د پاره سټینډنگ کمیټئی ته دا ریفر کړو نو وقتاً فوقتاً به د هغې چیک اپ کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان!

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! د دې کسانئ په وجه باندې د ډیرو خلقو گیلې وې د مرحوم ذوالفقار علی بھټو صاحب نه، نو یو خان وو، د هغه نوکر به دا خبره کوله چې خان صاحب به وئیل، دا مسئله جوړه شوه نو هغه به وئیل جی د بھټو صاحب حکومت دے نو، نو یو ورځ ئے په پومبه باندې میږی لگیا وو، وئیل فلانکی وئیل دې ځل له خو په دې پومبه باندې ډیر میږی لگیا دی نو هغه وئیل جی د بھټو صاحب حکومت دے نو، هغه خان ورته وئیل چې د بھټو صاحب حکومت دے خو د میږو خو ذمه وار نه دے۔ نو زه اول خو دا درخواست کوم، منور خان صاحب پاڅیدو، منور خان صاحب! اوس ستاسو سوال دے او د خپل سوال جواب ته تاسو تیار نه یئ او دا تاسو ته پته هم نشته دے چې دا ستاسو سوال دے بلکه دا هم درته پته نشته دے چې دا د پبلک هلیتھ سوال دے خو زه یو خبره کوم، د دې یو مشترکه جواب زه دا ورکوم چې ان شاء اللہ زمونږ احتساب کمیشن فنکشنل شو او چې څومره غلط کارونه شوی دی (تالیاں) چې څومره غلط کارونه شوی دی، دا مونږ توقع لرو د اپوزیشن د دوستانو نه هم او کوم کیږی دا هم زه، چې کوم راته تاسو پوائنټ آؤټ کړل، څه به مونږ Search کوؤ بل علاج ئے نشته دے جناب سپیکر! ان شاء اللہ د دغه گرنړی نه به هر سړے اوځی او څوک چې کار نه کوی یا څوک بد دیانتی کوی نو هغه به ټول په دې یو گانړئ کښې صفا کیږی، دا زمونږ متفقه فیصله ده او زه صرف دا وایم، چونکه د دې سوال ما سره تعلق نه وو خو که زما، زه وایم منور خان صاحب ته چې هر وخت د دوئ په ذهن کښې دا خبره وی چې د دې گناهگار شاہ فرمان دے، نو زه ورته ریکویسټ کوم چې کم

از کم اول پته لګوئ او بیا ، ځکه چې ډیر په جذبه راپاڅیدو او زما دا خیال وو چې دا زما ګناه ده خو منور خان صاحب خو پوهه سړے دے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! فضل غفور صاحب! تاسو څه وایئ چې انکوائری باندې مطمئن یئ او که مخکښې ځو ؟

مولانا مفتی فضل غفور: زه جی دا عرض کوم جی، دغې علاقو کښې د اوبو ډیر سخت تکلیف دے ، دوئ د زما سره Agree شی، دا کوئسچن به مونږ سټینډنګ کمیټئ ته ورواستوؤ، هلته به د دې Monthly progress check کوؤ جی، دا ډیر لویه اهم مسئله ده، تاسو ما سره لږ په دیکښې دغه وکړئ، کوآپریشن وکړئ۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

وزیر قانون: بالکل ٹھیک ده جی، لاړ د شی۔

جناب سپیکر: نه نه، بس اوس مخکښې ځو، مخکښې ځو جی، ټائم ختمیږی۔

Is it the desire of the House that the Question No. 1994, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 1995, Mufti Fazal Ghafoor.

* 1995 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر حلقہ PK-79 میں اکثر زرعی زمینیں برساتی نالوں کے کنارے واقع ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال سیلابی پانی سے زرعی اراضی کو کافی نقصان پہنچتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سیلابی پانی سے بچاؤ کیلئے محکمہ تحفظ اراضیات حفاظتی پشتوں کا بندوبست کرتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حلقہ PK-79 بونیر کی زرعی زمینوں کے تحفظ کیلئے، حفاظتی پشتوں کیلئے حکومت نے کتنی رقم مختص کی ہے، نیز مالی سال 14-2013 کے دوران اس حلقہ میں حفاظتی پشتوں والی سکیمز کی تفصیلات بمعہ رقم فراہم کی جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) حکومت نے ضلع بونیر کی زرعی زمینوں کے تحفظ کیلئے مالی سال 14-2013 میں کل 15 لاکھ روپے مختص کئے تھے جس میں سے حلقہ PK-79 کی زمینوں کو محفوظ کرنے کیلئے چار لاکھ 48 ہزار 692 روپے فراہم کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام زمیندار بمعہ پتہ	کام کی نوعیت	پچاس فیصد گورنمنٹ سبسڈی
01	سید بادشاہ ولد شمکہ خان سکنہ بمپوخہ ضلع بونیر	G.I Wire P/Bund (01 No)	Rs. 1,51,618/-
02	ذاکر وہاب ولد گل وہاب سکنہ ایلئی ضلع بونیر	G.I.Wire Netting spur (02 Nos)	Rs. 1,37,377/-
03	ارشد سعید ولد احمد سعید سکنہ باجرہ ضلع بونیر	G.I Wire Netting P/Bund (01 No)	Rs. 79,804/-
04	شہزادہ ولد حکیم اللہ سکنہ کاٹ کلہ ضلع بونیر	G.I.Wire Netting spur (03 Nos)	Rs. 79,893/-

مولانا مفتی فضل غفور: جی دا خو ما سوال کړے دے جی او بالکل زه د دې جواب نه جی مطمئن يم او د دې چې کوم ايګريکلچر منسټر صاحب دے نو ډير ښه کار ئے په خپل ډيپارټمنټ کښې شروع کړے دے، زه خپل کوئسچن باندې مطمئن يم، زه ئے Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جي۔ جي بس موؤر دغه دے۔ کوئسچن نمبر 2057، مولانا فضل غفور۔

* 2057 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں ڈگر کے مقام پر ڈسٹرکٹ وٹرنری ہستال موجود ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ پیر بابا کے مقام پر ایک وٹرنری ہسپتال کی عمارت گر چکی ہے جس کی دوبارہ تعمیر موجودہ حکومت کے سابق وزیر لائیوسٹاک نے اسمبلی کے فلور پر یقین دہانی کرائی تھی جس پر تاحال عملدرآمد نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال کی دوبارہ تعمیر کب عمل میں لائی جائے گی، نیز ڈسٹرکٹ وٹرنری ہسپتال میں مزید ضروریات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک): (الف) جی ہاں، ضلع بونیر میں ڈگر کے مقام پر ضلعی وٹرنری ہسپتال موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پیر بابا کے مقام پر وٹرنری ہسپتال کی عمارت شورش کے دوران مکمل تباہ ہو چکی ہے، محکمہ ہذا نے اپنے طور پر مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کیلئے کوشش کی ہے۔

(ج) (الف) و (ب) کے جوابات کی روشنی میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سول وٹرنری ہسپتال پیر بابا کی عمارت کو ترجیحاً تعمیر کرنے اور ہسپتال کی ضرورت کے مطابق آلات اور فرنیچر کی اشد ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ وٹرنری ہسپتال ڈگر میں ضلعی سطح پر تشخیصی لیبارٹری اور لیبارٹری کے آلات کی فراہمی کی بھی اشد ضرورت ہے، لہذا محکمہ ہذا نے 2014-15 کے سالانہ پروگرام میں ایک سکیم Rehabilitation of existing Veterinary Institutions in Khyber Pakhtunkhwa کے تحت سول وٹرنری ہسپتال ڈگر کی از سر نو تعمیر کو ترجیحی بنیاد پر شامل کیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! د لائیوسټاک په حواله باندې ما یو کوئسچن کړے وو او د لائیوسټاک منسټر صاحب غالباً چې راغلے به وی او هغوی ما ته ایشورنس راکړے وو په دغه باندې او هغه وعده هغوی خپله کړې ده۔ د پیر بابا د هسپتال د 'ری کنسټرکشن' ، زما به یو ګزارش دا وی جي چې که دوئ ما ته په فلور باندې یو Commitment وکړی، دوئ سره په اے ډی پی کښې

یو سکیم دے، Establishment of Veterinary Institutes نو زما په خیال باندې به زه ډیر زیات خوشحاله شم او زه به خپل سوال واپس واخلم جی۔ زه مطمئن یم، محب اللہ صاحب به شی۔

جناب سپیکر: محب اللہ خان، محب اللہ، جی جی۔

معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ ان شاء اللہ مفتی غفور سره مونږ لوظ کوؤ ان شاء اللہ چې څه وی، چې څه وائی مونږ کړی دی، د دوئ چې کوم هسپتال دے، هغه کوم Damage شوے وو، هغه مونږ Already په دې سکیم کښې په Rehabilitation کښې اچولے دے، هغه مونږ کړے دے، په هغې باندې د پی ډی ډبلیو پی هغه میټنگ هم نن وو، په هغې کښې چونکه نه دے شوے، په روان کښې به هغه هم منظور شی۔ باقاعده دوئ ته مونږ یو وټرنری هغه کوم چې زمونږ سره دی، Rented په هغې کښې مونږ د دوئ سره هغه مهربانی کړې ده، ورکړے دے ورته، مزید چې څه راځی ان شاء اللہ کوؤ به ورسره۔

جناب سپیکر: جی کوسچن نمبر 2036۔

مولانا مفتی فضل غفور: 2035 جی۔

جناب سپیکر: 2035۔

مولانا مفتی فضل غفور: 2035 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2035 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مئی 2014 میں ژالہ باری سے تمباکو کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے اور اکثر و بیشتر کاشتکار اپنی آمدن کے واحد ذریعے سے محروم ہوگئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس قسم کی آسمانی آفات سے کاشتکاروں کو ملنے والے نقصانات کی تلافی کیلئے حکومت نے کیا حکمت عملی اپنائی ہے، نیز ژالہ باری سے بونیر میں ہونے والے نقصانات کا تخمینہ فراہم کیا جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، مئی 2014 میں صوبے کے بعض علاقوں میں ژالہ باری ہوئی تھی جس سے تمباکو، گندم، پیاز، سبزیوں اور باغات کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

(ب) قدرتی آفات سے زرعی فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کا ازالہ وفاقی حکومت کے قدرتی آفات ایکٹ (West Pakistan Natural Calamities (Prevention & Relief) Act, 1958) میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی پاکستان ٹوبیکو بورڈ کے وفاقی وصوبائی قوانین میں تمباکو فصل کو قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصانات کے ازالے سے متعلق کوئی قانون موجود ہے۔ محکمہ زراعت نے صوبائی حکومت سے محولہ بالا ایکٹ میں زرعی فصلات کو قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصانات کے ازالے کو شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔ ضلع بونیر میں 22 مئی 2014 کی رات کو شدید ژالہ باری ہوئی تھی جس سے مختلف فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کا تخمینہ محکمانہ سروے کے مطابق فراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! زمونږ په محکمه زراعت کښې چې فصلونو ته چې کوم قدرتی آفاتو سره نقصان رسیږی، د هغې متعلق ما دا کوئسچن راوړے وو او د 'کنسرنډ' منسټر صاحب سره په دې حواله باندې ما ملاقات هم وکړو۔ دا یو ډیره اهمه ایشو ده۔ سپیکر صاحب، زمونږ ایګریکلچر ډیپارټمنټ ته د مختلفو فصلونو په مد کښې صرف ټوبیکو سیس او شوګرکین سیس چې کله مونږ راواخلو نو په هغې کښې د کروړونو اربو روپئ هغه حکومتی خزانې ته راځی او بیا سپیکر صاحب! مونږ په دې زمیندارو باندې، چې کوم هغه خپل زرعی ټیکس لګوؤ، نو دې حکومت خو ما شاءالله هغه هم سیوا کړو، د 24 ملین نه ئے 79 ملین ته اورسولو او بیا هغه بله ورځ پرې زکواة هم فرض کړو چې عشر او زکواة به هم د دوئ نه غونډوؤ، نو سپیکر صاحب! دا زمیندار۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں جی، آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! دا یوه ډیره اهم ایشو ده جی۔ زمونږ دې زمیندارو ته چې کله قدرتی آفات راشی، ږلئی راشی، باران راشی، سیلئ راشی او نقصان ورته ورسیږی نو د حکومت د طرف نه د هغوی د نقصان د Recover کولو د پاره هیڅ قسمه څه تعاون د هغوی سره نه کیږی، لهذا په دیکښې به جی زما دا تجویز وی، منسټر 'کنسرنډ' چې کوم دے نو هغوی ما

سره په دې باندې Agree شوی وو چې دې د پاره جی د قانون سازئ ضرورت دے ، یو پالیسی داسې جوړوؤ چې د زمیندارو د نقصاناتو د تلافئ د پاره مونږ فنډز مخصوص کړو یا پی ډی ایم اے کښې مونږ د دې د پاره یو ایګریکلچرل سیکشن باقاعده چې کوم دے نو هغه سټارټ کړو یا د دوئ د رفاع د پاره، د زمیندارو د رفاع د پاره داسې څه فنډ چې کوم دے نو مونږه دغه کړو جی نو منسټر صاحب به په دې باندې خپل دغه هغه پرې وکړی جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ایگریکلچر منسٹر، گنڈاپور صاحب۔

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): جناب! د کومې ژاله باریٔ باره کښې مفتی صاحب دغه کړے دے ، هغه جواب خو مونږ ورکړے دے خو دوئ دا وائی چې بهئی دا د یو قانون جوړ شی او د قانون منسټر صاحب په علم کښې به دا څیز راولو۔ ما سیکرټری صاحب سره هم په دې خبره کړې ده، که یو وارې زمیندار ته فائده کیدے شی نو بالکل مونږ په دې څیز Agree یو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! که دا کوئسچن مونږ سټینډنګ کمیټئ ته د Further legislation د پاره ورکړو چې هغوی په دې باندې قانون سازی وکړی او اسمبلئ ته څه تجاویز راوړی چې د دې زمیندارو د نقصاناتو د تلافئ د پاره به مونږ څه کولے شو، زما په خیال باندې زما به دا Suggestion وی، تجویز به مې وی، شاید چې منسټر راسره هم په دیکښې اتفاق وکړی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت: بالکل زه Agree یم، ټهیک شو۔

مولانا مفتی فضل غفور: مهربانی جی، مهربانی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question No. 2036, Mufti Fazal Ghafoor.

* 2036 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر زرعی تحقیق سنٹر میں کلاس فور کی کئی خالی آسامیوں پر تعیناتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پورے ضلع کی سطح پر ایک واحد تحقیقی ادارہ ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ ریسرچ سنٹر میں کلاس فور پر بھرتی شدہ ملازمین کی فہرست فراہم کریں، نیز کلاس فور کے علاوہ دیگر آسامیوں پر تعینات شدہ ملازمین کی تفصیلات بھی مہیا کی جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس فور:

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ
01	دفتر علی خان	ڈرائیور
02	نورالاحد	ڈرائیور
03	یوسف علی	فیلڈ ورکر
04	امراعلی شاہ	فیلڈ ورکر
05	مختیار سید	فیلڈ ورکر
06	اختر علی	لیب اٹنڈنٹ
07	فیاض	سویپر
08	شیراز علی شاہ	نائب قاصد
09	محمد سجاد فرہاد	نائب قاصد

دیگر تعینات شدہ ملازمین:

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ
01	ڈاکٹر فقیر گل	ڈائریکٹر
02	عابد خان	ریسرچ آفیسر
03	مکمل شاہ	آفس اسٹنٹ
04	بخت زادہ	فیلڈ اسٹنٹ
05	شعیب محمد	فیلڈ اسٹنٹ
06	نجیب اللہ	جونیئر کلرک
07	داؤد	لیب اسٹنٹ
08	اعجاز خان	جونیئر سٹور کیپر

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا ایګریکلچرل ریسرچ سنټر جی په بونیر کښې دا یو ریسرچ سنټر دے د ټولې ضلعې په سطح باندې، په دیکښې جی څه اسامئ ډکې شوې دی، په هغې کښې نهه کلاس فور اسامئ دی او اته په دیکښې دا نور ټیکنیکل او کلریکل سټاف دے۔ جناب سپیکر صاحب! زه نور څه کوم خو تاسو به جج مقرر کړم، دا نهه کسان په دیکښې بهرتی شوی دی او زه هم د هغې علاقې یو ایم پی اے یم، نو زه به نور څه وایم خو تاسو پرې خپل چې کوم دے دغه ورکړئ، منسټر صاحب زمونږ سره په دیکښې جی کوآپریشن کوی۔ هغوی خو دا چونکه دا (قہقہہ) تاسو ته پخپله پته ده جی نو۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: چې منسټر صاحب کوآپریشن کوی نو بیا به خیر د دې نه پس کښېنئ ورسره چې څه Remedy کیدے شی نو هغه به وکړی ورسره۔

مولانا مفتی فضل غفور: صحیح ده جی، صحیح ده۔

Mr. Speaker: ‘Question`s Hour’ is over.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کی درخواستیں میں ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں: محترمہ نادیہ شیر صاحبہ-19-11-2014؛ جناب محمد علی شاہ صاحب، ایم پی اے 19-11-2014؛ محترمہ ملیحہ تنویر صاحبہ-19-11-2014؛ جناب عارف یوسف صاحب 19-11-2014؛ جناب ملک ریاض صاحب، ایم پی اے-19-11-2014 تا 21-11-2014؛ جناب یاسین خلیل، ایم پی اے 19-11-2014؛ جناب خالد خان، ایم پی اے 19-11-2014؛ جناب زاہد درانی، ایم پی اے 19-11-2014؛ جناب ملک بہرام صاحب-11-11-2014 تا 19-11-2014؛ محترمہ نگینہ خان، ایم پی اے 19-11-2014 تا 21-11-2014۔ منظور ہے جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

(عصر کی اذان)

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی صاحب، ایک منٹ، دا یو دا خلاصوؤ، د هغې نه پس بیا تا سو له موقع د رکوم، بنه دا د وه د رې جی۔ آئٹم نمبر 6، ایڈ جرنمنٹ موشنز: مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ما وئیل منسټر صاحب نشته، نو ښه دا ده چې دا زه پینډنګ کړم که ستا خوښه وی۔

مولانا مفتی فضل غفور: صحیح ده۔

جناب سپیکر: بله ورځ به ئے په ایجنډا باندې واچوؤ۔

مولانا مفتی فضل غفور: صحیح ده جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: خو چې ډیر لیټ کیږی نه جی، ما پرې تیاری کړے دے۔

جناب سپیکر: ځه ان شاء الله Next چې کله هم دغه وی نو په هغې کښې به ئے ایډجسټ کړو ان شاء الله۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی۔

جناب سپیکر: چې منسټر وی کنه، اوس که تاسو وایئ نو بسم الله خو مطلب هغه۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: اوس به ئے دغه وکړو کنه۔

جناب سپیکر: زه بسم الله کوه۔

تحریک التواء

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں ایوان کی توجہ ایک اہم، فوری اور عوامی نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ صحت کو بعض اضلاع میں Merlin NGO کے حوالے کیا گیا ہے جس میں ضلع کے Merlin NGO کے کوآرڈینیٹر تمام معاملات کو خود سنبھالتے ہیں، یہاں تک کہ ضلع میں موجود ڈی ایچ او اور یا ڈی ایچ کیو کے ایم ایس اور چیف ایگزیکٹیو سمیت تمام سرکاری ملازمین بے اختیار بن گئے ہیں اور ایک غیر سرکاری ملازم کے ہاتھوں تمام تقرریاں اور تبادلے شروع ہوگئے ہیں جو کہ سروسز رولز کی بھی خلاف ورزی ہے اور اداروں کو بھی تباہ کن طریقے سے غیر مؤثر اور غیر فعال کرنے کا سبب بن رہا ہے، لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم ایشو ہے، مختلف ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے اخبارات میں یہ باتیں چلی آرہی تھیں کہ ان کو کچھ این جی اوز کے حوالہ کیا جارہا ہے۔ اس وقت اگر کوئی یہ کہتا تو اس کی بات کو ایک سیاسی تنقید پر، اس کے حوالے کیا جاتا لیکن اب جناب سپیکر! عملاً اس طرح ہوا ہے کہ بونیر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ایک نوٹیفیکشن آگیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ یہاں پر جتنے بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے Related ان کے آفیسرز ہیں، ان کے ہیڈز ہیں، وہ بے اختیار ہوں گے، اپوائنٹمنٹس، ٹرانسفرز اور بجٹ کے جو معاملات ہیں، فنانشل، وہ سارے کے سارے جو Merlin NGO ہے، وہ ان کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ضلع کوہستان کے حوالے سے بھی یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں پر

IHS, Integrated Health Services کے نام سے جو این جی او ہے، ان کو سارے معاملات یہ سونپے گئے ہیں۔ اس طرح جناب سپیکر! تورغر ہے، لوئر دیر بھی ہے اور بعض اہم ہاسپٹلز بھی ہیں جس میں سول ہسپتال پبی نوشہرہ جو کہ رہبر این جی او کے حوالے کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! این جی او پہلے سے بھی ہمارے محکموں کے ساتھ تعاون کرتے رہتے ہیں اور ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن وہ As a facilitator آتے تھے As a administrator نہیں، ظاہر بات ہے یہاں پہ کچھ لاء ہے، کوئی قانون ہے، کوئی سروسز رولز ہیں جس کے مطابق Appointing authority متعین ہے کہ 16 تک کون بھرتیاں کرسکتا ہے اور 16 and above کا کون کرے گا؟۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم ایشو ہے اور میرے خیال میں اگر میری اس تحریک التواء کو باقاعدہ بحث کیلئے آپ منظور کریں تو ان شاء اللہ یہ جتنے بھی معزز اراکین ہیں، اس پر اپنی Suggestions بھی دے دیں گے۔ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے، لہذا Kindly آپ اس کو بحث کیلئے منظور کریں۔

جناب سپیکر: سینیئر منسٹر عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا دوئ چې کومې خبرې ته توجه مفتی غفور صاحب راګرځولې ده، دا پبلک پرائیویټ پارټنرشپ دے Basically او پبلک پرائیویټ پارټنرشپ هیلتھ ډیپارټمنټ کښې، ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې، دا د 2002 نه مخکښې دا سلسله شروع شوې ده او دا نه ده چې Specifically صرف دې ګورنمنټ کښې شوې ده، دې وخت کښې زمونږ ډیر آر ایچ سیز، زمونږ ډیر ډسترکټ هیډکوارټرز هاسپټلز په پبلک پرائیویټ پارټنرشپ باندې د مختلف پرائیویټ آرګنائزیشنز سره دی۔ د هغې اونرشپ هغوی ته نه دے ټرانسفر شوے، د هغوی سره یو Agreement وشی چې کوم ځائې کښې زمونږ ډسترکټ هیلتھ کیئر سسټم وی یا د هاسپټل سسټم یا د ټی ایچ کیو هاسپټل، د ډی ایچ کیو هاسپټل، د بیسک هیلتھ یونټ سروسز Weak

وی، د هغې د Strengthen کولو د پاره یو آرګنائزیشن خپل ځان آفر کړی، په هغې Open competition وشی، د Competition نه وروستو هغوی ته حواله شی۔ دې اسمبلۍ باقاعده بیا د پبلک پرائیویټ پارټنرشپ یو پالیسی او یو لاء هم پاس کړې ده او دا چې کوم Merlin ته دا دوه ضلعې ورکړې شوې دی نو دا د یو Competition نه وروستو ورکړې شوې دی۔ د دې نه مخکښې که ستاسو علم کښې وی نو د اسمبلۍ په دې فلور باندې دا خبره اوچته شوې وه، چا اوچته کړې وه چې زمونږ بیسک هیلتھ یونټس د خیبر پختونخوا چې کوم پی کے دغه، زمونږ پی پی ایچ آئی وه مخکښې دا ئے نوم وو، اوس پی کے ایچ آئی د هغې نوے نوم جوړ شوے دے، هغوی ته حواله شولو او هغه هم یو نان ګورنمنټ آرګنائزیشن دے او دا اوس Health Department close کوی، نو ډیر لوئے تشویش په خلقو کښې پیدا شوے وو چې خلقو ته کوم سروسز ملاویدل، کوم دغه ملاویدل، د هغې په وجه تشویش پیدا شوے وو۔ دې وخت کښې هم په دې سټائل باندې، دا په Open competition باندې Merlin ته دا دوه ضلعې ورکړې شوې دی او دیکښې باقاعده د هغې جوائنټ کمیټیز جوړ شوی دی او دا پراسیس چې دے نو دا په دې ګورنمنټ کښې کمپلیټ شوے دے، دا د تیر شوی ګورنمنټ نه دا پراسیس شروع شوے وو، دا پراسیس په تیر شوی ګورنمنټ کښې جوړ شوے وو، فنډنګ د ورلډ بینک دے، Proper bidding شوے دے او رښتیا خبره داسې ده چې هغوی فارماسسټ هائر کړی دی، میډیسنز هلته ورکوی، ډاکټرز ئے هائر کړی دی، بیسک هیلتھ یونټس چې دی هغه Man کوی، ټی ایچ کیو هاسپټلز Man کوی، هغې کښې هیومن ریسورس ورکوی۔ زما خیال دے دا به یو ښه میسج نه لیږو چې مونږ سره خلق د پبلک پارټنرشپ د پاره راځی، حکومت د یو Transparent procedure لاندې د هغوی سره معاهده کوی او په هغې کښې حکومت دا نه وائی چې د هغې اونرشپ تاسو ته مونږ درکوؤ، حکومت هغه Revoke کولے شی، Recall کولے شی Anytime، په هغې کښې د پبلک انټرسټ، د حکومت د انټرسټ هر قسم Clauses موجود دی۔ د مولانا صاحب Concerns په خپل ځائې باندې به درست وی، دا آنریبل ممبر دے، زه د ده بالکل دغه نه کوم چې کوم ځائې کښې مشکل دے نو زه وایم چې په دې مونږ

ډسکشن وکړو، د هیلتھ ډیپارټمنټ سره پرې کښینو خو که مونږ په دې فورم باندې دا ایډمټ کړو او په دې Long debate وشی او دغه وشی، زما دا یره ده چې دا خلق به وتښتی، لکه څنګه چې ستاسو په علم کښې ده، په دې اسمبلۍ کښې یو پبلک اکاؤنټس کمیټۍ بار بار د دغه حوالې سره خبره کړې وه، د پی پی ایچ آئی حوالې سره خبره کړې وه او بیا هغوی وئیلی وو چې یره مونږ کار نه کوؤ، بیا د عوامو د طرف نه دا یو Reaction راروان شو چې که تاسو دا شے Close کوئ نو هیلتھ ډیپارټمنټ خو آر ایچ سیز ته هم لکه ډاکټران په دې نارمل سسټم کښې نشی ورکولې، زما ریکویسټ دا دے چې د هغوی سره ناسته سرے وکړی او زه دا ایشورنس ورکوم چې د هغوی سره به زه د دوئ ناسته وکړم، سیکرټری هیلتھ به ورسره د دوئ ناسته وکړی او د ده چې کوم Concerns دی، د ده کوم دغه دی هغه به هغوی ایډریس کړی۔ البته دا ده چې دا په یو Transparent طریقه باندې Open bidding باندې ورکړے شوے دے او که تاسو ته یاد وی په دې باندې په پی ټی آئی کښې هم ډیر زیات خفګانونه او دغه راغلی وو، په اخبارونو کښې په دې باندې ډیر، چا وئیل چې په دیکښې جهانګیر ترین Interested دے د پی پی ایچ آئی د پاره او د ایس آر ایس پی د پاره، او په هغه وخت کښې د شوکت یوسفزئی دا مؤقف وو چې دا مونږ په Open bidding باندې او په Transparent طریقه باندې Merlin ته ورکړے دے نو لکه دا ډیر د یو پراسیس نه وروستو ورکړے شوے دے۔ زما ریکویسټ ده ته دا دے چې ده خپله خبره Raise کړه، خپل Concerns ئے Raise کړل، اسمبلۍ کښې دا خبره ریکارډ شوه، Document شوه او د هغې نه وروستو به د هیلتھ ډیپارټمنټ سره د ده مونږ Meeting arrange کړو۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی فضل غفور، حضرت مولانا۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، زما پوائنټ آف ویو شاید چې منسټر صاحب هغې طرف ته توجه نه وی کړې، زما د خبرې مطلب دا دے جی چې څه Limits خو پکار دی کنه، نن زمونږ په بونیر کښې آرډرونه شوی دی د 18 سپیشلسټانو او کړی دی زمونږ دغه ډسټرکټ کوآرډینټر صاحب، سره د هغې خپل چې کوم دے سټاف نه۔ یره جی د اپوائنټمنټس رولز دی کم ازکم دلته، دا خو داسې خو نه

د ه چې يو کس چې کوم د ے نو هغه د اسې قسم، As a facilitator ئے بې شکه وساتئ خو As a administrator دا د ادارو د پاره تباه کن خبره ده۔ يو سړے دے جي، هغه سروس وکړی پينځلس شل کاله او هغه 18، 19 او 20 ګريډ ته وراورسيږی او بل سړے راغے هغه په ايک سکيل کښې هم نه دے، په څه طريقې سره ئے Approach وکړو او په ډسټرکټ کښې هغه د مرلن کوآرډينيټر شو، اوس دا 19 او دا 20 او دا 18 والا کس به د دغې ايک سکيل والا برابر هم نه دے، دا به د هغه ماتحت وی، هغه به ټرانسفرز کوی، هغه به پوسټنګ کوی، هغه به بجټ کښې چې څومره فنانشل ايشوز دی، هغه به ټول Deal کوی، زما په خيال باندې دا يو ډير، زمونږ ادارې به د دې سره تباه شی جي، دا زما يو تجويز دے او زما په خيال باندې د دې د پاره څه Limits پکار دی، د دې د پاره څه بحث پکار دے، څه Suggestions پکار دی، Proposals پکار دی جي۔

جناب سپیکر: عنایت خان، جی عنایت خان۔

مفتی سید جانان: دا د بحث د پاره منظور کړئ جي۔

مولانا مفتی فضل غفور: هاؤس کښې د منظوره شی جي۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! زه يو ځل بيا به دا ګزارش کوم چې کله ته خلقو ته اختيار نه ورکوې، دې وخت کښې غټه مسئله دا ده چې زمونږ ډی ايچ کيوز خالی دی، زمونږ تحصيل هيډ کوارټرز خالی دی، زمونږ آر ايچ سيز خالی دی، ډاکټران پکښې نشته دے ځکه پکښې ډاکټران نشته دے چې زمونږ Current چې کوم رولز دی او د سول سرونټ کوم ايکټ دے، د هغې لاندې د يو پروسيجر لاندې به مونږ خلق بهرتی کوؤ او هغه به يا پبلک سروس کميشن ته ځی يا به پبلک سروس کميشن نه اين اوسی اخلو او په هغې به شپږ اته او نهه لس مياشتې لګی او خلق چې دے، د خلقو هسپتالونه به داسې خالی وی نو دا خو رولز د دغې د پاره Relax کيږی چې په اسانه باندې Hiring وشی او په اسانه باندې هسپتالونه ته ډاکټران ملاو شی۔ دا که پی پی ايچ آئی ته ورکړے شوے دے يا ده ته ورکړے شوے دے، د دې د پاره دا کار کيږی چې دا Rules relax کړی او د هغې لاندې

په Efficient طریقه باندې Hiring وشی، هسپتالونو کښې سټاف ملاؤ شی، Human resource available شی، د دې د پاره دا کار شوے دے۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: اس کو بحث کیلئے منظور کیا جائے۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس کو بحث کیلئے منظور کیا جائے۔

جناب محمود احمد خان: د بحث د پاره جی منظور کړئ کنه، دیکښې-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یو کس خبره وکړئ جی، تاسو مولانا صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، زه دا گزارش تاسو ته کوم، دا خبره ډیر وخت نه روانه ده۔ عنایت الله صاحب چې کومې خبرې کوی، د دې خو دا مطلب دے چې دغه صوبې کښې مونږ ناکام یو، زمونږ حکومت او زمونږ د ادارو هیڅ Role او Level نشته چې د چا څه خوښه وی، هم هغه شان به کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! هنگو کښې دا مونږ سره کیږی، یو څلورو دریو کالونو نه مونږ هلته گورو، لکه فضل غفور مفتی صاحب چې څنگه خبره وکړه هم دغه شان جی خبره ده۔ زمونږ به دا گزارش وی درته جناب سپیکر صاحب! چې تاسو تاریخ وگورئ چې متحده هندوستان تباه شوے وو، هم په دغې خبرو باندې تباه شوے وو چې سرکاری ادارې به وې، هغه به پرائیویټ کیدلې، پرائیویټ کیدلې، پرائیویټ کیدلې، دې حد ته خبره اورسیده، زمونږ به دا گزارش وی چې څه خبره وی، کمیټئ ته د دا واستولې شی، تفصیلی بحث د وربانډې وکړے شی، بحث پرې باندې وکړے شی، تولې خبرې به مخامخ راشی۔

جناب سپیکر: دیکښې، یومنټ زه یو عرض کوم مفتی صاحب! منسټر صاحب 'کنسرنډ' شته نه، که ستاسو دغه وی، زه به ئے پینډنگ کړم چې 'کنسرنډ' منسټر راشی نو ښه خبره به وی چې هغه تاسو ته دغه وکړی۔ مفتی صاحب! پینډنگ، پینډنگ به کړو۔

جناب محمود احمد خان: دا د بحث د پاره منظور کړه، دا چھ ارب روپئ د پی پی ایچ آئی، عنایت اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب به د دې چھ ارب روپئ چې کوم د پی پی ایچ آئی آډټ، هغه جواب به ورکړی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! یہ پاکستان تحریک انصاف کے ایجنڈے کا حصہ تھا Institutional stability، ادارہ جاتی استحکام، اب ادارہ جاتی استحکام کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں کہ اداروں کو مستحکم کرنا چاہیئے، یہ اور این جی اوز کے حوالے نہیں کرنا چاہیئے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ میرے دوست مجھے سپورٹ کریں گے میرے خیال میں۔

جناب سپیکر: پینڈ نگ، میں نے اس کو کہا ہے کہ پینڈ نگ کرتے ہیں، پینڈ نگ کرتے ہیں اس کو، ٹھیک ہے اس کو میں نے پینڈ نگ کیا، منسٹر صاحب آجائے گا تو اس پر-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یس، یہ منسٹر آجائے گا 'کنسرنڈ'، پینڈ نگ ہوگئی یہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, Mr. Fakhr-e-Azam Khan Wazir. Not present, it lapses. Fakher-e-Azam Wazir and Syed Muhammad Ali Shah, absent, it lapses. Muhammad Rashad Khan, Muhammad Rashad.

جناب محمد رشاد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع شانگلہ کی یونین کونسل داموڑی میں گورنمنٹ ہائی سکول، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول اور گرلز پرائمری سکول جو کہ گزشتہ سیلاب میں مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں اور سیلاب میں بہہ گئے ہیں، جن کیلئے تاحال زمین کا بندوبست نہیں کیا گیا ہے-----

جناب سپیکر: یہ آپ لوگ مہربانی کریں، مہربانی کریں تھوڑا سی ایم صاحب کو کھلا چھوڑیں۔

جناب محمد رشاد خان: جس کی وجہ سے عوام میں مایوسی اور بے چینی پھیلی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ، دیکھیں جی آپ اس طرح نہ کریں نا، یہ پھر پورا ماحول، آپ Kindly آپ بیٹھ جائیں، اپنی اپنی Seats پہ، اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، مہربانی ہو گی، اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔ جی جی، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ جی جی رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، یہ مسئلہ صرف ایک علاقے کا نہیں ہے، ایک سکول کا نہیں ہے، بلکہ یہ ادھر جو ہم نے اٹھایا ہے توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے، جو ایک یوسی کی مثال بھی ہم نے دی ہے، وہاں پہ مڈل سکول ہے، وہاں پہ ہائی سکول ہے، پرائمری سکول ہے، وہ سارے Damaged ہیں اور وہاں کی ابھی تعلیم کا یہ حال ہے کہ اب وہ ٹینٹ میں رہ رہے ہیں یا وہ مطلب کبھی کسی ایک کی زمین پر رہتے ہیں کبھی دوسری زمین پہ، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے تین ہائی سکولز ہیں جو ابھی تک، یا 2005 کے زلزلے میں متاثر ہوئے ہیں یا 2010 کے سیلاب میں اور ابھی تک ان کا کچھ نہیں ہو سکا، 17/18 پرائمری سکولز ہیں، اس طرح میرے خیال سے ٹوٹل تعداد 46/47 تک پہنچتی ہے تو یہ جناب سپیکر! ہماری تعلیم کا حال ہے۔ میری منسٹر صاحب سے، حکومت سے درخواست ہے کہ اس فلور پہ ہمیں مطمئن کیا جائے، ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ کم از کم جلد سے جلد ان زمینوں کا بندوبست کیا جائے گا اور یہ جو تعلیم کی سہولت ہے، وہ لوگوں کو میسر ہو گی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ یہ مسئلہ ان کا Genuine ہے کہ وہاں پہ جو سکولز تھے، جو سیلاب میں، ان کی زمین بھی نہیں ہے یا تو اگر صرف یہ ہوتا کہ اگر بلڈنگ نہیں ہوتی، نقصان ہوتا تو چلو زمین ہوتی تو بلڈنگ دوبارہ بن جاتی لیکن زمینیں نہیں ہیں، میرے خیال میں اس سے یہ اتفاق کریں گے۔ ابھی جن سکول کا یہ کہہ رہے ہیں، کرایہ کی بلڈنگز میں تو چل رہے ہیں لیکن Permanent School کی بلڈنگ ابھی وہاں پہ نہیں ہے کیونکہ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ بجٹ اتنا ہوتا نہیں ہے، آپ کو بھی پتہ ہے کہ تقریباً 99% سکولز جتنے بھی ہیں، وہ Donated land پہ ہوتے ہیں، بلڈنگ حکومت بناتی ہے لیکن زمین تو Obviously donated ہوتی ہے، اتنے فنڈز ہوتے نہیں ہیں، تو میں ان سے یہ Commitment تو کر سکتا ہوں کہ اگر لینڈ کی Availability میں یہ ہماری مدد کریں کیونکہ

Mostly تو کمیونٹی زمین دیتی ہے، Free of cost ہوتی ہے اور Mostly community ہی دیتی ہے تو اگر آپ ہمیں Arrangement کر سکیں، اس میں ہماری مدد کرا سکیں کہ جلدی سے جلدی جتنی ہمیں زمین Identify کر سکیں، ہمیں کمیونٹی کے تھرو جو بھی، آپ اپنا لوکل وہاں پہ جرگہ کریں، کوئی ہو گا جس کی اچھی زمین ہو گی کنال، کنال زمین چاہیئے، خیر ہے کنال میں بنادیں گے لیکن یہ کہ کم از کم اتنا ہو جائے تو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ جلدی سے جلدی اس پر سکول بنادیں گے۔

جناب سپیکر: رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: یہ تو ایک یوسی کی میں بات کر رہا ہوں، اس کے ساتھ دوسرے سکولز ہیں، ہائی سکول شنگ ہے، اس کی زمین وہاں پہ ہے پرانی، یہ تو زمین سیلاب بہاکے لے گیا ہے، جہاں پہ زمین ہے وہاں کیلئے کیا بندوبست ہے؟ جو دوسرے سکولز ہیں، ان کی بھی مطلب اگر اس میں یہ مسئلہ ہے تو اس میں یہ مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! ان کو کہہ دیں کہ یہ آپ مہربانی کریں، دیکھیں پھر (قہقہہ) یہ جو، یہ مطلب پوری ایک ڈسکشن ہوتی ہے تو Kindly آپ سب، سلیم صاحب! (مداخلت) نہیں مطلب دیکھیں آپ تھوڑا، اگر دیکھیں اس کا، ڈیکورم کا خیال رکھیں۔ جی عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جو زلزلے میں سکولز گرے تھے، ان کیلئے بھی جس طرح ہم نے بجٹ میں بھی ایک اماؤنٹ رکھی ہے اور 760 سکولز ایسے ہیں جو زلزلے میں گر گئے تھے اور ابھی تک ان کی واپس بحالی کا سلسلہ نہیں شروع ہوا تھا، شروع بھی نہیں ہوا تھا، وہ اس دفعہ ان شاءاللہ ہم 760 سکولز بنا رہے ہیں جو تقریباً دس سال پہلے زلزلے میں گر گئے تھے اور اس طرح یہ کرایہ کی بلڈنگ میں بن رہے ہیں لیکن اس کا میں Specifically دیکھ لیتا ہوں کہ اگر زمین اس کی ہے تو پارسا کے ساتھ اس کو Pursue کر لیتے ہیں اور جلدی سے جلدی اس کو بنا لیتے ہیں لیکن اگر زمین نہیں ہے تو زمین میں Obliviously community ہمارے ساتھ Help کرے گی کیونکہ وہ زمین ہم خرید نہیں سکیں گے، اگر ہر جگہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ زمین خریدتا رہے تو بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: رشاد خان، جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، جی جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! رشاد خان صاحب نے جن سکولوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ بہہ گئے ہیں پانی میں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کمیونٹی، بالکل کمیونٹی کرتی ہے، زمین پرائمری سکول کیلئے بھی، مڈل کیلئے بھی، ہم انہیں ریکویسٹ کرتے ہیں اس معاہدے پر کہ کلاس فور جو ہوں گے، کلاس فور ملازمین، وہ آپ کے بھرتی ہوں گے لیکن چونکہ یہاں پہ پہلے سے یہ سکولز بنے ہوئے ہیں اور Already وہاں پہ عملہ تعینات ہے، نئے کلاس فور تو تعینات ہو نہیں سکتے ہیں، اسلئے کمیونٹی جگہ دینے کیلئے تیار نہیں ہو گی تو Kindly یہ منسٹر صاحب مہربانی کریں کہ جو سکولز بہہ گئے ہیں، اس کیلئے جگہ کا بندوبست کر دیں۔

جناب سپیکر: ایک تو رشاد خان نے کہا ہے کہ کچھ زمین ہے تو آپ بے شک منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کے ساتھ ڈسکس کریں۔ عاطف خان! یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا تو جو ایشوز ہیں، وہ آپ اس کو وہ کر لیں۔ جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اچھا ایک تو کورٹ کی طرف سے اس پہ ایک ڈائریکشن آئی تھی کہ کلاس فور آپ زمین کے بدلے میں نہیں دے سکتے کیونکہ یہ اس طرح ہے کہ پبلک آفس کو آپ Sell کر رہے ہیں، تو وہ ٹھیک ہے، ہم اپنے طور پہ یہ کہتے ہیں کہ اگر جس کو حق، اگر زمین دی ہے تو اگر اس کو کلاس فور مل جائے تو اچھی بات ہے، ویسے بھی کسی نہ کسی، لیکن قانوناً یہ اس کا حق نہیں بنتا کیونکہ سپریم کورٹ نے اس طرح Decision دیا ہوا ہے کہ یہ ایسا ہے کہ آپ پبلک آفس کو Sell کر رہے ہیں کہ کل کو کوئی یہ کہے کہ جی آپ زمین دے دیں، آپ زمین دے دیں تو آپ کو اسسٹنٹ کمشنر بھرتی کر دیا جائے گا، تو اگر آپ 100 کنال دے دیں تو آپ کو ایس پی بھرتی کر دیا جائے گا، تو اس کو اس Sense میں لیا گیا تھا کہ یہ پبلک آفس کو Sell کرنے کے مترادف ہے لیکن بہرحال ہم کرتے یہ ہیں کہ ویسے بھی کسی نہ کسی کو تو بھرتی کرنا ہے تو ہم Priority یہ کر دیتے ہیں کہ چلو اگر وہ بھرتی ہو جاتا ہے، باقی کوئی اس میں لیگل کوئی پرابلم نہیں ہوتا لیکن زمین کا پھر میں دہراؤں گا کہ اگر کمیونٹی زمین دے تو آسان ہو جائے گا کیونکہ ہمارے پاس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے کہ اگر ہر جگہ ہم، آج کل ایک سکول بنانے پہ، اگرچہ

کمروں کا سکول بنتا ہے تو تقریباً ایک کروڑ 60 لاکھ روپے اس پہ لاگت آتی ہے، تو اگر زمین بھی، یہ صرف میں کنسٹرکشن کاسٹ بتا رہا ہوں لینڈ کے علاوہ، تو اگر لینڈ بھی حکومت ہر جگہ Purchase کرتی رہے تو بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ تو میری ان سے یہی ریکویسٹ ہو گی، کسی طریقے سے اگر یہ ہمیں کمیونٹی کے ذریعے لینڈ کی Surety دلا سکیں تو ہم ان شاءاللہ اس پہ جلدی سکول بنا سکیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں، بجا فرما رہے ہیں لیکن کورٹ کا یہ کہنا کہ مطلب کلاس فور کے بدلے زمین نہیں دینا الگ چیز ہے، ایک سکول کیلئے آپ نے کلاس فور سے Commitment کی ہے، اس سے زمین لی ہے، وہ کلاس فور ابھی بھی ہیں، وہ اگر آپ ان سے کہیں، وہ زمین کا بندوبست کریں، نمبر ایک۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جہاں پہ زمین کا ایشو ہے، سیلاب بہا کر لے گیا ہے اور سکولوں کا کیا حال ہے؟ جو زلزلے میں متاثر ہوئے ہیں، وہاں پہ تو زمین آپ نے خریدنی نہیں ہے، اس کے بنانے کیلئے آپ نے کیا کرنا ہے، وہ بھی ذرا آپ اگر ارشاد فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میں نے ان سے پہلے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ 760 سکولز ایسے ہیں، 760 سکولز ایسے ہیں کہ جو 10 سال زلزلے کو ہو گئے ہیں جو نہیں بنے تھے، اس دفعہ پہلی دفعہ ہم نے اس میں بجٹ میں ان کیلئے پیسے رکھے ہیں اور 760 سکولز ان شاءاللہ تعالیٰ وہ اس سال میں بننا شروع ہو گئے ہیں جن کی زمین Available ہے لیکن جن کی زمین Available نہیں ہے تو میں دوبارہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں ہمارے ساتھ کوئی مدد کریں تو پھر ہو سکے گا ورنہ پھر بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: عاطف خان کے ساتھ بیٹھ جائیں، جو بھی ایشو ہے، وہ آپ کا وہ Settled کریں گے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): سر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات چھوڑو جی، چھوڑو جی، بس چھوڑو۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: سر! یہ ایک بڑی Important بات ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا Important ہے، کیا Important ہے؟ جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر آبنوشی: یہ اس کا تعلق ایجوکیشن کے ساتھ بھی ہے اور پبلک ہیلتھ کے ساتھ بھی ہے۔ یہ جو لوگ لینڈ دیتے ہیں، جیسے ہمیں سکولز مل جاتے ہیں کہ آپ کے حلقے میں ایک سکول ہے یا دو سکولز ہیں، اس کیلئے پولیٹیکل لوگ سفارشیں لیکر آتے ہیں کہ یہ سکولز ہمیں دے دو اور ان کا انٹرسٹ یہ ہوتا ہے کہ ان کیلئے ایک جگہ بنے، ان کا حجرہ بنے اور ان کے لوگ بھرتی ہوں اور لوگ نیچے سے پریشر ڈالتے ہیں۔ اسی طرح پبلک ہیلتھ کے ٹیوب ویل کیلئے بھی میں نے دیکھا ہے کہ وہاں پانی کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن لوگ پریشر ڈالتے ہیں کہ جی ہم آپ کو جگہ دیتے ہیں، آپ یہاں پر ٹیوب ویل لگائیں تاکہ ان کے لوگ بھرتی ہوں۔ اس لحاظ سے پبلک ہیلتھ کیلئے بھی یہ بڑا مسئلہ ہے اور Efficiency کے اوپر کافی اثر ہے اور 'گھوسٹ' سکولز جو بنے ہیں، وہ اس بنیاد کے اوپر بنے ہیں کہ لوگ اسلئے سکولز مانگتے ہیں کہ ان کیلئے بیٹھنے کی اور ان کے مہمانوں کیلئے جگہ بنے اور ان کے لوگ بھرتی ہوں، لہذا اس کے اوپر سوچنا ہوگا کہ کیا اگر زمین لے بھی لے بندہ تو یہ بڑا Important point ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ، شکریہ جی۔ محمد علی صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! زہ یو خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے جی، وہ آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: نا سپیکر صاحب! دا شاہ فرمان صاحب چې څه اوفرمائیل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو جی، شاہ فرمان نے تو بس فرمادیا نا جی۔ جی جی، محمد علی صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں Rule 240 کے تحت 124 کو معطل کرکے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Yes!

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! آپ نے کہا تھا کہ Next ہم قرار دادیں نہیں لیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اس پہ بالکل میں نے اس کو۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر صاحب! سکندر شیرپاؤ صاحب د دوئ د پارټئ مشر دے ، هغه سره زمونږ خبره شوې ده جی۔ میڈم آپ کی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سے ہماری بات تو ہوئی ہے نا اس کے بارے میں؟

جناب سپیکر: مجھے، میں نے بالکل اسلئے، میں نے اسلئے Approve کیا ہے کہ مجھے تمام پارلیمانی لیڈرز کے Signs آئے تھے تو میں نے Urgent base پہ۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی۔

قرارداد

(بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی ماورائے معاہدہ پھانسیوں کی مذمت)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جی جناب سپیکر صاحب! یہ جو قرارداد ہے، اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے سردار حسین صاحب کے اس پہ سائن ہیں، مولانا لطف الرحمان صاحب کے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، مختلف پارٹیوں کے، ساروں کی انڈرسٹینڈنگ کے ساتھ یہ قرارداد ہم لیکر آرہے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ خیبر پختونخوا اسمبلی بنگلہ دیش کی بھارت نواز شیخ حسینہ واجد حکومت کی ایماء پر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے رہنماؤں کو پھانسی اور عمر قید جیسے غیر منصفانہ اور ظالمانہ سزاؤں کی شدید مذمت کرتی ہے اور اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ جماعت اسلامی بنگلہ دیش کو 1971 کی جنگ میں پاک فوج کا ساتھ دینے کی پاداش میں دی جانے والی سزائیں بنگلہ دیش کے اس وقت کے رہنما شیخ مجیب الرحمان، سابق بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی اور سابق پاکستانی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے درمیان

ہونے والے اس معاہدے کی بھی خلاف ورزی ہے جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ 1971 کی جنگ کے حوالے سے کسی کو بھی کوئی سزا نہیں دی جائے گی اور اس معاہدے کی امریکہ، برطانیہ اور بعض دوسرے ممالک نے بھی توثیق کی تھی، اسلئے خیبر پختونخوا اسمبلی کی یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ بنگلہ دیش حکومت جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو 1971 کی جنگ میں پاکستانی فوج کا ساتھ دینے کی پاداش میں ظالمانہ سزائیں دیکر بین الاقوامی معاہدوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔

یہ کہ جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے رہنماؤں پروفیسر غلام اعظم (مرحوم)، مولانا مطیع الرحمان نظامی، میر قاسم کو پھانسی کی سزا سنائی گئی ہے اور ملا عبدالقادر شہید جس کو پھانسی دی جاچکی ہے، نے 1971 کی جنگ کے دوران پاکستان کا ساتھ دیا تھا، اسلئے یہ اسلام آباد کے حکمرانوں کی ڈیوٹی ہے کہ ان کو دی جانے والی غیر قانونی اور غیر انسانی سزاؤں کے خلاف بین الاقوامی سطح پر آواز بلند کریں اور بنگلہ دیش حکومت کی جانب سے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے خلاف، ریاستی دہشتگردی کے خلاف مؤثر اور بھرپور آواز اٹھائیں۔

یہ کہ جس وقت 1971 کی جنگ لڑی جارہی تھی، پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے اپنے ملک کا دفاع کرنا کسی بھی بین الاقوامی قانون کے تحت جرم کے زمرے میں نہیں آتا اور جب بنگلہ دیش کی حکومت آئینی اور قانونی طور پر قائم ہوگئی تو جماعت اسلامی بنگلہ دیش نے نہ صرف بنگلہ دیش کے آئین کو تسلیم کیا بلکہ اس کے تحت پارلیمنٹ کے ممبران بھی منتخب ہوئے اور بنگلہ دیش کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا کردار ادا کیا۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دراصل بنگلہ دیش کی بھارت نواز حکومت بھارتی حکمرانوں کی ایماء پر اور سیاسی انتقام کے طور پر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے رہنماؤں کو غیر منصفانہ سزائیں سنائی جارہی ہیں جس کی خیبر پختونخوا اسمبلی پرزور مذمت کرتی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it.

(Interruption)

Mr. Speaker: بس لر پاتے دے بیا بہ، . Item No. 8, honourable Minister for Law, Madam Mehar Taj Roghani, Item No. 8, Senior Citizens Bill.

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا بزرگ شہری مجریہ 2014)

Dr. Mehar Taj Roghani (Special Assistant for Social Welfare): On behalf of the Chief Minister, I would like to place the Bill of the Senior Citizens Peoples with amendments and I would like to thank Mr. Jafar Shah and Mr. Nalotha, because amendments are really very good amendments, so the Bill may be passed, please.

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! انہوں نے ایڈوانس میں آپ کا وہ کر دیا ہے۔ (قہقہہ)

Special Assistant for Social Welfare: We agree with your-----

جناب سپیکر: آپ نے پڑھا بھی نہیں، اس نے ایڈوانس میں وہ کر دیا، Agree کر دیا، ہاں جی۔

Special Assistant for Social Welfare: We agree with your amendment, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Senior Citizens Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Syed Jafar Shah, MPA, Sardar Aurangzeb Nalotha.

نلوٹھا صاحب! انہوں نے تو Agree کر دیا، اگر Agree کر دیا ہے-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں موو تو کر لوں؟

جناب سپیکر: اچھا موو کر لو جی، جی جی۔

Sardar Aurangzeb Nalotha: Thank you, Speaker Sahib. I beg to move that in Clause 4, in sub-clause (1), in paragraph (i), after the words "nominated by the Government" the words "through a proper selection by a committee chaired by the Chief Secretary or his nominee" may be added.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.

جناب سپیکر: دیکھیں تھوڑا آواز تو نکالا کریں جی، کم از کم اندازہ تو ہو۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Paragraph (h) and (j) of sub-clause (1) and sub-clause (2) of Clause 4 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 5 to 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 to 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 14 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا بزرگ شہری مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Madam!
Special Assistant for Social Welfare: I would like to place before the House the amended Bill; both the amendments are agreed and I have already said we agree with the amendments.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Senior Citizens Bill, 2014 may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendment.

مسودہ قانون کو مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

(خیبر پختونخوا ’پریونشن‘ آف کانفلیکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Item No. 10: Honourable Minister for Law.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker! I have a point of order Sir!

Mr. Speaker: Ji ji, Sikandar Khan.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I move that under rule 85 (2) (a), this bill may be sent to a Select Committee so that we can thrash out in detail the points in the amendments that I have raised.

Mr. Speaker: Law Minister Sahib!

Minister for Law: Okay, Agreed.

(Applause)

Mr. Speaker: Agreed, referred to the Select Committee.

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی اصولوں کے مشاہدات اوران پر عملدرآمد کی رپورٹ برائے سال 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, Item No. 12.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, lay the report on the Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2013 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب سپیکر: اجلاس کو مورخہ 24-11-2014 بروز پیر سہ پہر دو بجے تک ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 24 نومبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)